THE POLYTHEISM OF THE VEDAS.

ویدوں کی دیوتاپرستی

مِن تصنیف

پادری ان - پریم داس صاحب

لودیانہ

کرسچن لٹریچر سوسائٹی کیطرف سے شائع ہوئے

اور

مشن پریس الہ آبا مین چھپا

سنہ ۱۹۱۷ء

دفعہ دوم　　جلد ۲۰۰۰　　قیمت ۶ پائی

C. L. S. (PUNJAB BRANCH) LODIANA. Price 6 Piee.

مصنف کی ذیل کی کتابیں لودھیانہ بک سٹور سے مل سکتی ہیں

۱- رشیون کا آبائی وطن ... ... ۲؍

۲- ویدک شائستگی بحروف اُردو ... ... ۸؍

۳- ویدک تصنیفات ... ... ۱۰؍

۴- ویدوں کی اصل ... ... ۱۰؍

۵- غذات وچار ... ... ۲؍

۶- وشنو کے دس اوتار ... ... ۲؍

۷- تیرتھ ... ... ۶؍ پائی

۸- اہل ہنود کے تیوہار ... ... ۳؍ پائی

۹- سمپروائے ... ... ۳؍ مجلد ۱۰؍

۱۰- معجزہ ... ... ۳؍ پائی

۱۱- سچی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے ... ۳؍ پائی

۱۲- شادی ... ... ۱؍



ویدوں کی دیوتا پرستی

پنڈت دیانند کا دعویٰ ہی کہ ویدوں میں صرف واحد خدا کی پرستش پائی جاتی ہی اور دیوتا پرستی کا اُنمیں ذکر تک نہیں۔ ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی پرستش کا بیان صرف پرانوں ہی میں پایا جاتا ہی پر برعکس اسکے ویدوں کے دیگر عالم کہتے ہیں کہ ویدوں میں بہت سے دیوتاؤں کی پرستش پائی جاتی ہی یہانتک کہ اُن دیوتاؤں کے مختلف نام اور اُنکے والدین۔ بیوی۔ بچوں اور مقاموں کا نام جہاں وہ رہتے تھے بیان کیا جاتا ہی اور اُنکا ایک مان لینا ایسا لغو اور بیوقوفانہ خیال ہی جیسا ۳۳ الگ الگ شخصوں کو ایک شخص مان لینا ✢

نروکت میں جو ویدوں کی سب سے پرانی تفسیر آجکل موجود ہی یاسک کہتا ہی کہ "تین دیوتا ہیں یعنی اگنی جسکا مقام زمین پر ہی۔ وایو یا اندر جسکا مقام ہوا میں ہی اور سوریہ یعنے سورج جسکا مقام آسمان میں ہی" "یہ دیوتے اسی طرح سے ایک ہو سکتے ہیں جس طرح سے پروہت مختلف قربانیوں کے چڑھاتے وقت مختلف نام لیتا ہی" "ممکن ہی کہ یہ سب دیوتے الگ الگ ہستی ہیں کیونکہ ہر ایک کی استتی یعنے حمد ایک دوسرے سے الگ طور پر کی جاتی ہی اور نیز اُنکو جدا جدا القاب دئے جاتے ہیں" "مقدم الذکر خیال وید کے اکثر رشیوں کا نہیں تھا تو اُن لوگوں کا بہت ہی کم ہونا چاہئے جو ان گیتوں کو

محض میلوں یا تیوہاروں کے موقعوں پر سُنا کرتے تھے ✤

یاسک اپنی کتاب کے آخری حصہ میں ان دیوتاؤں کی تقسیم اس ترتیب سے کرتا ہے۔ خاکی۔ ہوائی اور آسمانی ✤

ویدوں میں اکثر ۳۳ دیوتاؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً "اے دیوتاؤ تم جو گیارہ آسمان میں ہو اور جو گیارہ زمین پر ہو اور جو اپنے جلال میں گیارہ ہوائی پانیوں میں رہتے ہو ہماری قربانی کو قبول کرو" "ہے اگنی اپنی عادت کے مطابق لا اور ۳۳ دیوتاؤں کو انکی بیویوں سے خوش کر"۔ بعض جگہ ۳۳ سے بھی زیادہ دیوتاؤں کا ذکر پایا جاتا ہے شلاً ایک جگہ لکھا ہے "۳۳۳۹ دیوتاؤں نے اگنی کی پرستش کی" ✤

پروفیسر میکس مولر صاحب کہتے ہیں کہ "اگر ویدوں کے مذہب کی تعریف کرنا مناسب سمجھا جاوے تو ہم کو کہنا پڑیگا کہ ویدوں کا مذہب متعدد دیوتاؤں کی پرستش ہے نہ کہ واحد خدا کی" ✤

چونکہ رگوید کے گیتوں کو کئی مصنفوں نے کئی صدیوں کے عرصہ میں تصنیف کیا اس واسطے ان میں اکثر متضاد باتیں پائی جاتی ہیں بعض بعض گیتوں سے تو متعدد دیوتاؤں کی پرستش صاف صاف ظاہر ہوتی ہے اور بعض سے دُھندلی سی اگر ان گیتوں کا خیال چھوڑ دیا جاوے تو بعض کی نسبت ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان میں ایک خدا کی پرستش پائی جاتی ہے اس کا سبب پروفیسر میکس مولر صاحب یہ بتلاتے ہیں۔ کہ ویدوں کی دیوتا پرستی سے پہلے ایک واحد خدا کی پرستش پائی جاتی تھی اسواسطے بے شمار دیوتاؤں کی تعریف کرتے وقت واحد اور لاحد و دخدا کا خیال بُت پرستی کی پُوجا کے درمیان اسی طرح سے ظاہر ہو جاتا ہے جس طرح سے نیلا آسمان جو بادلوں سے ڈھپا ہوا ہوتا ہے کبھی کبھی نظر آجاتا ہے" ✤

"پروفیسر صاحب کا یہ قول بائبل کی تعلیم کی تائید کرتا ہے۔ بائبل کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کے دنیا میں آنے سے پہلے انسان واحد خدا کی پرستش کرتا تھا مگر جب گناہ دنیا میں آگیا تو اُسی وقت سے انسان خدا سے جُدا ہو گیا اور گناہ کی تاریکی نے بڑھتے بڑھتے انسان کو یہاں تک پہنچا دیا کہ وہ زندے اور سچے خدا کو جو اُس کا مالک اور خالق تھا بھول کر مخلوق کی پرستش کرنے لگ گیا ٭

پادری نحمیاہ گورے صاحب اس کا بیان اس طرح سے کرتے ہیں کہ "جاہل سے جاہل بت پرستوں سے اگر پوچھو تو وہ بتلاوینگے کہ صرف ایک ہی خدا ہے جسکو وہ پرم آتما کہتے ہیں لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ موجودہ زمانے کے ہندو بہت سے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ صرف ایک ہی خدا ہے۔ مگر چونکہ وہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں اسواسطے وہ واحد خدا کے پرستار نہیں کہلائے جا سکتے۔ کیا یہی حال رگوید کے سب سے قدیم گیتوں کے مصنفوں کا نہیں تھا ؟ اُنہوں نے کہیں کہیں خدا کا ذکر کیا ہے مگر خاص طور سے وہ اگنی۔ وایو اور اندر اور کئی حقیقی اور فرضی مخلوقوں کی پرستش کرتے تھے۔ کیا کسی کو بت میں دیوتے کی پرستش کرنا آگ اور ہوا کی پرستش سے بدتر معلوم ہوتا ہے ؟ اسکا کیا سبب ہے ؟ یہ کہ بت ایک بڑی ناچیز چیز معلوم ہوتی ہے اور آگ اور پانی اس سے بڑھکر جلالی اور لطیف عنصر ہیں ؟ ایسے شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ اُس شخص پر عیب نہ لگاوے کہ جو سونے اور چاندی کی سورتوں میں دیوتاؤں کی پرستش کرتا ہے۔ ہم سب واحد خدا پر یقین رکھتے ہیں اور اُسکو قادر مطلق اور عالم الغیب وغیرہ کہتے ہیں۔ زمانۂ حال کے فیلسوفوں اور دینی کتابوں کے عالم مصنفوں نے بڑے بڑے مضبوط دلائل سے ایسے خدا کی ہستی کو ثابت کیا ہے لیکن ہم اور بہت سے دیوی دیوتاوں کی پرستش

بھی کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح سے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہی کہ رگوید میں صرف واحد خدا کی پرستش پائی جاتی ہو اس لئے کہ اس کے صرف بعض بعض فقروں میں خدا کا ذکر موجود ہی؟ اگر کوئی شخص ایسا کہہ سکتا ہی تو پھر کیا سبب ہی کہ وہ یہ خیال نہ کرے کہ تمام کتابوں بلکہ زمانۂ حال کے ہندوؤں کی کتابوں میں بھی واحد خدا کی پرستش پائی جاتی ہو اور کس لئے وہ ہر ایک ہندو کو واحد خدا کی پرستش کرنے والا نہ جانے" (دیکھو of Hinduism. page 14. 15

The supposed and real doctrines

پروفیسر میکس مولر صاحب کہتے ہیں۔ "وید کے اکثر منتروں میں آگ۔ پانی۔ آسمان سورج اور پتھروں کی پرستش انہیں ناموں سے کی جاتی ہی جو لبعد میں ہندوؤں کے دیوتاؤں کے نام مقرر کیے گئے"۔

(India: What can it Teach us pp 108, 109)

اگرچہ ویدوں میں دیوتاؤں کو غیر فانی کہا گیا ہی تو بھی وہ از خود ہستی نہیں ہو گئے۔ کیونکہ اکثر اُن کے والدین کا ذکر پایا جاتا ہی مثلاً بعض جگہ یہ لکھا ہی کہ دیوتے آسمان اور زمین کے فرزند ہیں۔ اسش کی بابت جو صبح کی دیوی ہی بتلایا گیا ہی کہ وہ دیوتاؤں کی ماں ہی۔ برہسپتی ان کا باپ کہلاتا ہی۔ سوم کی بابت کہا جاتا ہی کہ وہ آسمان زمین۔ اگنی۔ سورج۔ اندر اور وشنو کا جننے والا ہی۔ تعجب یہ ہی کہ بعض دیوتاؤں کی نسبت بیان کیا گیا ہی کہ وہ باپ اور بیٹے دونوں ہیں اور ایک ہی دیوتا بعض وقت سب سے اعلیٰ۔ بعض دفعہ برابر۔ بعض دفعہ اوروں سے کم درجہ کا بیان کیا گیا ہی۔ بعض موقعوں پر یہ بھی ظاہر کیا گیا ہی کہ ساوتری اور اگنی نے دیوتاؤں کو بقا بخشی ہی اور دوسری جگہوں پر لکھا ہی کہ دیوتاؤں نے بقا کی بخشش کو حاصل کرنے

کے لئے سوم رس کو پیا لیکن یہ بات عام طور پر سکھلائی جاتی ہے کہ دیوتوں نے الٰہی رتبہ کو ساودھنوں سے حاصل کیا۔ اصل میں سب دیوتے طاقت میں برابر تھے مگر ان میں سے تین یعنے اگنی۔ اندر۔ اور سورج نے باقیوں سے بڑھکر فضیلت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ دیوتاؤں کو بھی مکتی کے حاصل کرنے اور چوراسی لاکھ جونوں سے رہائی حاصل کرنے کی خواہش ہے۔

ذیل میں ہم ویدوں کے چند بڑے بڑے دیوتاؤں کا ذکر کرتے ہیں۔

دیاؤس اور پرتھوی

پروفیسر میکس مولر صاحب کہتے ہیں کہ دیاؤس نہ صرف ویدک آریاؤں بلکہ کل آریا قوم کا سب سے قدیم دیوتا ہے۔ اُسکی پرستش اُسوقت کی جاتی تھی جبکہ ہندوستان میں سنسکرت زبان اور یونان میں یونانی زبان کا ایک لفظ بھی بولا نہیں جاتا تھا وہ اس کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ "اگر مجھ سے پوچھا جاوے کہ اُنیسویں صدی میں انسان کی قدیم تواریخ کی نسبت کونسی سب سے بڑی بات معلوم ہوئی ہے تو میں یہ جواب دونگا کہ سنسکرت کا دیاؤس پتر = یونان کے زیوس پتر = لاطینی کے جوپیٹر کے قدیم ناربن کے ٹار کے "غور کرو کہ اس مساوات سے کیا مراد ہے! اس سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ ہمارے اپنے قدیم بزرگ اور ہومر اور سسرو (یونان اور رومی) کے بزرگ وہی زبان بولتے تھے جو ہندوستان کے لوگ بولا کرتے تھے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو شاید شروع شروع میں یقین کے لائق معلوم نہیں ہوتی تھی مگر اب اُس میں کوئی تعجب کی بات نہیں بلکہ اُس سے یہ مراد ہے کہ ایک وقت اِن سب کا ایک ہی ایمان تھا اور ایک عرصہ تک

وہ ایک ہی پرم دیوتا کی پرستش ایک ہی نام سے کرتے رہے۔ وہ نام جس کے معنے آسمان باپ ہی" (دیکھو رسالہ اُنیسویں صدی اکتوبر ۱۸۸۵ء) *

سی کنگسلے صاحب کہتے ہیں کہ "ہمارے سادہ مزاج باپ دادوں نے زمین پر اِدھر اُدھر دیکھا اور اپنے دلوں میں کہا کہ اگر کوئی سب کا باپ موجود ہی تو وہ کہاں ہی؟ اس زمین میں تو وہ کہیں نہیں کیونکہ یہ فنا ہو جائیگی اور نہ ہی وہ سورج، چاند یا ستاروں میں ہو سکتا ہی کیونکہ یہ بھی فنا ہو جائینگے وہ کہاں ہی جو ہمیشہ تک رہتا ہی *

تب اُنہوں نے اپنی آنکھیں اوپر کی طرف اُٹھائیں اور سورج چاند ستاروں اور اُس سب کے جو تبدیل ہوتا ہی یا ہوگا پرے صاف نیلے آسمان کو دیکھا جو ذرہ بھی تبدیل نہیں ہوا اور ہمیشہ یکساں ہی۔ بادل اور طوفان اور اس دنیا کا تمام شور و غل سب کچھ اس سے نیچے رہتے ہیں مگر آسمان ہمیشہ قائم۔ شفاف اور شانت ہی۔ ضروری ہو کہ سب کا باپ وہیں ہو غیر تبدیل غیر تبدیل ہونے والے آسمان میں ہی جو آسمانوں کی طرح روشن پاک اور لامحدود ہی اور نیز آسمان کی طرح چپ چاپ اور دور ہی"۔ پروفیسر میکس مولر صاحب بیان کرتے ہیں کہ کس طرح سے لوگ اِس کو سرب پتا کہتے تھے *

پانچہزار برس یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا کہ آریا جو ابتک نہ تو سنسکرت نہ لاطینی اور نہ یونانی بولتے تھے اس کو دایو پتر یعنے آسمان باپ کہتے تھے"

"چار ہزار یا اس سے کچھ زیادہ برس گذرے ہونگے کہ آریا جو جنوب کی طرف پنجاب کے دریاؤں کی جانب سفر کر آئے تھے اُس کو دیاؤس پتر یعنے آسمان باپ کہتے تھے"

"تین ہزار برس یا اس سے کچھ زیادہ برس گذرے ہیں کہ آریاؤں نے ہیلا سپانٹ کے کناروں پر اسے ذیوس پتر یعنے آسمان باپ کہا" *

"دو ہزار برس کا عرصہ ہوا ہی کہ اٹلی کے آریاؤں نے اپنے اوپر شفاف آسمان کو دیکھکر

جوپیٹر یعنے آسمان باپ کہا" (Hibbert Lectures pp. 216, 217)
رگوید کے بعض منتروں سے صاف واضح ہو سکتا ہے کہ ایک وقت دیاؤس یعنے آسمان سب سے بڑا دیوتا تھا اور اس زمانے میں پرتھوی کو دیاؤس کے ساتھ ملا دیتے تھے چنانچہ ایتریا برہمن میں ان کی شادی کا بیان پایا جاتا ہے "دیوتاؤں نے دونوں (آسمان اور زمین) کو اکٹھا کیا اور جب وہ اکٹھے ہوئے تو انھوں نے دیوتاؤں کی شادی کی" قدیم یونانیوں کا بھی یہی خیال تھا زمین کو دیوتاؤں کی ماں اور ستاروں سے پر آسمان کی جورو کہا گیا ہے اور ان کی شادی کا ذکر بھی اُن کی کتابوں میں موجود ہے چونکہ ہندوؤں کے خیال کے بموجب اُن کے دیوتے انہیں کی مانند ہوتے تھے اس واسطے آسمان اور زمین کو دیوتاؤں کا باپ اور ماں کہا گیا ہے۔ "India: What can it teach us. p 195

آدتی

آدتی لفظ کے معنے بے حد۔ لا محدود یا ازلی ہے۔ پروفیسر میکس مولر صاحب خیال کرتے ہیں کہ اس سے وہ مراد ہے جو زمین۔ آسمان۔ سورج اور سحر سے پرے ہے۔ میور صاحب کہتے ہیں کہ "شاید آدتی کو عالمگیر اور سب کے گھیرنے والی نیچر کا دیوتا کہنا بہتر ہوگا" چنانچہ رگوید کے پہلے منڈل ۸۹ سوکت ۱۰ منتر میں اس کا اس طرح بیان کیا جاتا ہے "آدتی آسمان ہے۔ آدتی ہوا ہے۔ آدتی ماں باپ اور بیٹا ہے۔ آدتی تمام دیوتے اور پانچوں قومیں ہیں۔ آدتی سب کچھ ہے جو پیدا ہوا ہے اور آدتی وہ سب کچھ ہے جو پیدا ہوگا"۔ رگوید ۱۰ ویں منڈل ۷۲ سوکت ۴ منتر میں یہ کہا گیا ہے ڈکش آدتی سے نکلا اور آدتی ڈکش سے نکلی۔

آدتی کے لئے کوئی الگ منتر نہیں ہے لیکن بچوں اور مویشیوں پر برکت حاصل کرنے اور حفاظت اور معافی کے لئے اس سے دعا کی گئی ہے ۔

ویدوں میں آدتی کی نسبت اُس کے بیٹوں کا زیادہ ذکر پایا جاتا ہے۔ رگوید دوسرے منڈل ۲۷ سوکت ۱ منتر میں چھ کا بیان کیا گیا ہے جن کے نام یہ ہیں میتر۔ اریمن بھاگ ورن۔ ڈکش اور امس ۱۰ ویں منڈل ۷۲ سوکت ۵ و ۹ منتر میں یہ کہا گیا ہے کہ آدتی کے آٹھ بیٹے تھے جن میں سے سات کو اس نے دیوتے کے نذر چڑھا دیا اور [illegible] آٹھویں بیٹے کو نکال دیا اگرچہ کہا گیا ہے کہ بعد میں وہ بھی واپس لایا گیا۔ ورن سب سے بڑا شمار کیا جاتا ہے ۔

ورن

ورن دیاؤس کی طرح سب سے بلند آسمان کا جس نے سب چیزوں کو گھیرا ہوا ہے ایک اور قائم مقام ہے۔ اس کا مخرج ور ہے جس کے معنے ڈھانپنا ہے اور یہ یونانیوں کے اورانوس یعنے آسمان سے ملتا جلتا ہے۔ اتھربن وید میں ورن کی نسبت لکھا ہے کہ ورن جو ان دنیاؤں کا بڑا مالک ہے اس طرح دیکھتا ہے کہ گویا وہ نزدیک ہے اگر کوئی انسان کھڑا ہوتا یا چلتا یا چھپتا ہے اور اگر وہ لیٹ جاتا یا اُٹھتا ہے اور جو کچھ دو شخص ایک دوسرے کے کان میں کہتے ہیں ورن بادشاہ جانتا ہے وہ وہاں تیسرا شخص ہو کر موجود ہے۔ زمین بھی ورن بادشاہ کی ہے اور کشادہ آسمان اپنی دور دور کی حدوں تک اسی کا ہے دو سمندر (آسمان اور بحر) ورن کی جانگھیں ہیں وہ پانی کے چھوٹے سے قطرے میں بھی ڈھنپا ہوا ہے۔ اگر کوئی آسمان کے پرے بھی بھاگ جاوے تو وہ ورن بادشاہ سے رہا نہیں ہوگا۔ اس کے جاسوس آسمان سے اس دنیا کی طرف آتے ہیں ہزاروں

آنکھوں سے وہ اس زمین کو دیکھتے ہیں۔ ورہ بادشاہ وہ سب کچھ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور جو کچھ اُن سے پرے ہے دیکھتا ہے وہ آدمی کی آنکھوں کی جھپکوں کو گن لیتا ہے جس طرح سے کھیلنے والا پانسے کو پھینک دیتا ہے اسی طرح سے وہ تمام چیزوں کا فیصلہ کرتا ہے" ۹ منڈل ۱۶ اسوکت +

پروفیسر میکس مولر صاحب کہتے ہیں کہ ورن ہندوؤں کا بہت مرغوب دیوتا ہے اور وید کے اور دیوتاؤں سے بڑھ کر کامل بیان اسی کا کیا گیا ہے اور وہ ہمارے سامنے ایسے دیوتا کی طرح کھڑا ہوتا ہے جو دُنیا پر نگہبان ہے اور بدی کرنے والوں کو سزا دیتا ہے اور اُن کے گناہوں کو معاف کرتا ہے جو اس سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں"۔ page 195

India: what can it teach us

ورن ہی ایک ایسا دیوتا ہے جس کو اعلیٰ اخلاقی صفات سے موصوف کیا گیا ہے +

دُنی صاحب کہتے ہیں کہ منتروں میں اور دیوتاؤں سے عموماً عمر کی درازی۔ دولت اور طاقت مانگی جاتی ہے مگر ادتی کے بیٹوں سے پاکیزگی گناہوں کی معافی اور آیندہ کو گناہ کرنے سے آزادی طلب کی جاتی ہے۔ ان کے سامنے گناہ اور توبہ کا عاجزانہ اقرار کیا جاتا ہے کبیشروں کو یہ جانکر بڑا غم ہوتا ہے کہ انسان روز بروز ورن کے احکام کو توڑتا ہے وہ اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ اس کی مدد کے بغیر وہ ایک منٹ کے بھی مالک نہیں ہیں وہ بدی سے پناہ کے لئے اُس کے پاس دوڑتے ہیں اور اُس وقت اپنا یہ یقین بھی ظاہر کرتے ہیں کہ اُن کی دعائیں سُنی جائینگی اور قبول بھی کی جائیں گی +

(Oriental and Linguistic Studies 1st Ser p.43)

عموماً متر کو ورن کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے۔ وہ سورج کی صورت ہے جو دن سے نسبت

دیا جاتا ہی جبکہ ورن رات کی طرف منسوب ہوتا ہی وہ دونوں زمین اور آسمان کو سنبھالتے ہیں اور اُس پر حکومت بھی کرتے ہیں وہ دنیا کی حفاظت کرتے اور دھرم کی رکھشا کرتے اور اپنے کمند سے تقصیر وار کو پکڑ لیتے ہیں*

پرانوں میں ورن تمام اعلیٰ خوبیوں سے محروم کر کے صرف سمندر کا دیوتا بیان کیا گیا ہی۔

اندر

پروفیسر میکس مولر صاحب کہتے ہیں کہ سنسکرت میں بارش کی بوندوں کو اندو کہتے ہیں اور بارش برسانے والے کو اندر کہا جاتا ہی۔ اندر ویدوں کا خاص دیوتا ہی جس کی ہندوستان میں بسنے والے آریا پرستش کیا کرتے تھے (Hibbert Lectures p. 212)

اندر کا نام صرف ہندوستان سے ہی خصوصیت رکھتا ہی بلاشک یہ نام آریا قوم کی باہمی جدائی کے بعد مقرر کیا گیا کیونکہ یہ نام نہ تو یونانی اور نہ لاطینی اور نہ جرمن زبانوں میں پایا جاتا ہی"*

(India: what can it teach us p. 163.)

اس کا سبب یہ ہو سکتا ہی کہ ہندوستان میں سورج کی دھوپ بہت تیز ہوتی ہی اور فصل کا سارا دارومدار بارش پر ہی ہوتا ہی اس واسطے اُن آریاؤں کو جو ہندوستان میں آن کر آباد ہوئے ضرورت پڑی کہ وہ اس دیوتا کی کہ جو بادل اور مینہہ پر اختیار رکھتا ہی پرستش کریں اس واسطے اُنہوں نے بارش کے دیوتا کا نام اندر رکھ دیا اور اس کی پرستش کرنے لگے*

ڈاکٹر ملنس صاحب کہتے ہیں کہ موسم گرما کی دھوپ سے جلانے والے مہینوں میں قدیم آریا اندر کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ ورترا جو اندر کا اور اُنکا

دشمن ہی سر سبز اور تر و تازہ کرنے والی بارش کو جس طرف ان کی آنکھیں لگی ہوئی
ہوتی تھیں روکتا ہی اور جب کبھی مغرب کی طرف دھند معلوم ہوا کرتی یا طوفان
بڑے زور کے ساتھ آتا تھا یا جب وہ دیکھتے تھے کہ مٹی ستون کی طرح ہو کر اوپر کو
اُڑتی جاتی ہی اور ہوا سے ریت اُڑ کر زمین کو صاف کر رہی ہی یا جب وہ بجلی کو
چمکتے ہوئے دیکھتے یا بادلوں کو گرجتے سُنا کرتے تھے تو سمجھتے تھے کہ اندر اور ماروت
ہمارے خاطر آسمانی لڑائی لڑ رہے ہیں اور جب کالے کالے بادلوں سے موسلا دھار
بارش ہوا کرتی تھی اور زمین سیر ہو کر تمام نیچر تر و تازہ اور شگفتہ نظر آتی تھی اور کھیت
سُہاونے سبز لباس اوڑھے ہوئے معلوم ہوتے تھے اور پرندے میٹھی اور سُریلی
آواز سے گایا کرتے تھے تو وہ ان سب باتوں کو اندر کی طرف جس نے فتح حاصل
کی ہی منسوب کرتے تھے۔ اس لئے وہ اندر کا شکریہ ادا کرتے تھے اور فروتنی سے
اور برکتوں کے لئے دعا مانگا کرتے تھے“

Hindu Philosophy pp. 19, 20

اندر کے والدین کی نسبت مختلف باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک منتر میں کشٹکا کو
اُس کی ماں کہا گیا ہی۔ دوسرے گیت میں بیان کیا گیا ہی کہ وہ پُرش سے نکلا ہی اور
تیسرے میں یوں لکھا ہی کہ وہ سوم کی نسل سے پیدا ہوا ہی +

اندر کو دیاؤس پر فضیلت دی گئی ہی۔ مثلاً لکھا ہی کہ دیاؤس دیوتا نے اندر کے
آگے سجدہ کیا اور اندر کے آگے پرتھوی نے بمعہ اپنے خلا کے سر جھکایا ”تیری جلالی
پیدائش کے وقت دیاؤس کانپا پرتھوی تیرے غضب کے خوف سے ڈری“ ہندوؤں
کے دیگر دیوتاؤں کی طرح اندر کی بھی جورو ہی جس کو اندرانی کہتے ہیں +

ویدوں میں اندر کو خصوصاً لڑائی کی طرف راغب کرنے اور نشہ لانے والے سوم رس

کا شوقین بتلایا گیا ہی - اندر جبکہ بچہ ہی تھا لڑائی کی نسبت اپنی طبیعت کا میلان ظاہر کرتا تھا مثلاً جو ہیں کہ وہ پیدا ہوا ورتر اکے قاتل نے اپنا تیر پکڑ کر اپنی ماں سے پوچھا کہ وہ کون ہیں کہ جو بڑے بہادر مشہور ہیں" سوم رس کی نسبت بھی اندر کے دل کے لگاؤ کا پتہ بچپن سے ملتا ہی مثلاً اپنی پیدائش کے دن سے ہی تو نے پہاڑ میں اُگنے والے پیڑ سوم کے رس کو شوق سے پیا ہی" +

اندر کا نام اکثر سوما پا یعنے سوم پینے والا رکھا گیا ہی - منتروں میں اسکے عابد اسکو اس طرح سے مخاطب کرتے ہیں کہ" تو پیاسے ہرن یا سانڈ کی طرح کہ جو کیچڑ میں پھرتا ہی پی" تاکہ اسکا پیٹ مے خواری کی کثرت سے بھر جاوے +

جب تک کہ آریا لوگ اصلی قوموں کے ساتھ جنگ میں مشغول رہے اُس وقت تک اندر سب سے بڑا دیوتا شمار کیا گیا لیکن جب اصلی قومیں تابعدار ہو گئیں تو اندر نے دوسرے دیوتاؤں کے لئے جگہہ خالی کر دی کہ وہ سب سے بڑے سمجھے جاویں پرانوں میں اسکو سورگ کا راجہ بتلایا گیا ہی مگر وہ ہمیشہ ڈرتا رہتا تھا کہ مبادا کوئی اس کا تخت اس سے چھین نہ لیوے اور اس کی زناکاری کی بھی کئی مثالیں درج ہیں مثلاً مہا بھارت سے معلوم ہوتا ہی کہ اس نے گوتم اپنے گرو کی بیوی اہلیہ کو بہکا لیا - رشی کے سراپ سے اس کے بدن پر ہزاروں داغ پڑ گئے اور اس کا نام سویونی ہو گیا مگر بعد میں یہ نشان تبدیل ہو کر آنکھیں بن گئیں اور اسوقت سے اسکا نام ہزار آنکھ والا رکھا گیا +

اگنی

اگنی آگ کا دیوتا ہی - لاطینی میں اگنس آگ کو کہتے ہیں وہ رگوید کا بڑا مشہور دیوتا ہی - اندر کے سوا، اور سب دیوتاؤں سے زیادہ گیت اس کی تعریف میں پائے جاتے ہیں -

آگ انسانی ہستی کے لئے بڑی ضروری چیز ہی کیونکہ اس سے کھانا تیار کیا جاتا اور اسی سے رات کو اُجالا کر کے کام کیا جا سکتا ہی اور سردی میں جان محفوظ رہ سکتی ہی۔ اس سبب سے وید میں اگنی کی ایسی تعریف کی جاتی ہی کہ وہ سب سے عمدہ اور سب سے مہربان دیوتا ہی وہی اکیلا دیوتا ہی کہ جو آسمان سے اتر اکر دنیا میں رہے اور آدمیوں کا دوست بنے وہ دیوتاؤں کا پیغامبر ہی۔ وہ دیوتاؤں اور انسانوں کے بیچ میں درمیانی اور فانیوں کے درمیان غیر فانی ہی۔ اس کی نسبت کہا گیا ہی کہ وہ آریوں کی بستی کی حفاظت کرتا اور سیاہ فام دشمنوں کو پرے رکھتا ہی اس کے تھوڑے عرصہ کے بعد وید کے شاعر آگ میں گرمی اور روشنی کی صفات کا بیان کرنے لگے۔ اس سبب سے اگنی کی حضوری نہ صرف چولہوں اور قربان گاہوں میں ہی ضروری سمجھی گئی بلکہ وہ صبح۔ سورج اور سورج سے پرے دنیا میں موجود ہی اور اسی سے زمین کے پھل پکتے ہیں اور انسانی جسم کی گرمی اور جان اسی سے سنبھالی جاتی ہی۔ ایک اور شاعر کہتا ہی کہ اگنی آسمان اور زمین کا باپ اور کہ اس سب کی جو اڑتا یا چلتا یا کھڑا ہوتا یا زمین پر حرکت کرتا ہی بنانے والی ہی+

(India: what can it teach us? pp. 176, 177)

اگنی کی اصلیت کی نسبت بھی بہت سے مختلف بیانات ہیں مثلاً وہ دیاؤس اور پرتھوی کا بیٹا ہی پھر وہ برہما کا سب سے بڑا بیٹا بھی بتلایا گیا ہی اور اس کا نام ابھیمنی ہی۔ پھر کہا جاتا ہی کہ وہ کسیاپا اور آدتی کے بیٹوں میں سے ایک ہی اور آخری تحریروں میں اسکو انگرس شاہ پترس کا بیٹا بتلایا گیا ہی+

اگنی کی جو ہر صبح جلائی جاتی ہی پرستش کی جاتی تھی تمام گھر کے لوگ اس کے گرد جمع ہوتے تھے اور محبت اور ڈر سے اُس کو اپنا دوست اور پروہت سمجھا کرتے تھے

اس کی بڑائی یہ سمجھ کر کی جاتی تھی کہ دیوتا آدمیوں کے درمیان رہتا ہی۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد اگنی ہی اکیلا دیوتا تھا کہ جو اگلی صبح تک زمین پر فانیوں کی حفاظت کرتا تھا اس کی کرنیں اوپر کو اُٹھکر تاریکی کے دیوؤں کو نکالتی تھیں ⁂ گھی اگنی کی نذر کیا جاتا تھا جب گھی آگ پر ڈالا جاتا تھا تو شعلے زور سے اُٹھتے تھے اور آگ تیزی سے روشن ہوتی تھی تو وہ سمجھتے تھے کہ دیوتا اپنی نذر کو کھاکر اپنی خوشنودی کا اظہار کر رہا ہی ⁂

افسوس ہی کہ آجکل کے آریا اپنے قدیم بزرگوں کے عقیدے کو تو ٹھیک نہیں سمجھتے مگر یہ کہکر کہ ہون سے ہوا صاف ہوجاتی ہی اگنی میں گھی وغیرہ ڈال کر ہون کو جاری رکھتے ہیں کیا جہاں ہون نہیں ہوتا وہاں ہوا گندی رہتی ہی؟ کیا واقعات کی بنا پر یہ ثابت کیا جا سکتا ہی کہ دیگر قوموں میں جو ہون نہیں کرتیں بہ نسبت آریاؤں کے زیادہ بیمار ہوتے یا مرتے ہیں؟

راکھشوں کو مارنے کے لئے اگنی مختلف صورتیں اختیار کر لیتی ہی۔ اس وقت اس کی صورت ویسی ہی خوفناک ہوتی ہی جیسا اُس کے دشمن کی ہوتی ہی جسکو وہ نگلنا چاہتی ہی وہ اپنے لوہے کے دو دانتوں کو تیز کر لیتی ہی اور اپنے دشمنوں کو مُنہ میں ڈالکر نگل جاتی ہی۔

رگوید کا پہلا گیت اگنی کی تعریف میں ہی اور سوائے دو کتابوں کے باقی اگنی کی تعریف سے شروع کی جاتی ہیں ⁂

⁂ پرجنیہ

پرجنیہ آریاؤں کا اندر سے قدیم دیوتا ہی جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہی۔ اندر تو صرف

ہندوستان ہی سے خصوصیت رکھتا ہے مگر وہ آریا زبانوں سے پرجنیہ کے نام کو دریائے بالٹک کے کناروں تک پہنچایا ہے۔ وہ طوفان اور بارش کا دیوتا ہے پودوں اور جاندار مخلوق کا پیدا کرنے والا اور پالنے والا ۔

رگوید میں تین گیت پرجنیہ کی تعریف میں تصنیف کئے گئے ہیں۔ ان کے بعض فقروں میں اس کا ذکر ہوتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پرم دیوتا ہے وہ دیاؤس یعنی آسمان کی طرح باپ کہلاتا ہے وہ اسر یعنے زندہ یا زندگی دینے والا دیوتا جو نام کہ سب سے قدیم اور سب سے بڑے دیوتاؤں کو دیا جاتا تھا کہلاتا ہے ایک شاعر کہتا ہے کہ "وہ بطور دیوتا کے تمام دنیا پر حکومت کرتا ہے۔ تمام مخلوق اس میں بستے ہیں وہ اُن سب کا جو حرکت کرتے اور قائم ہیں آتما ہے" اور گیتوں میں اس کا ایسا بیان کیا جاتا ہے کہ وہ مترا اور ورن کے ماتحت ہو کر جو اُس وقت سب سے اعلیٰ مالک آسمان اور زمین کے سب سے زبردست حاکم سمجھے جاتے تھے زمین پر بارش بھیجنے کا کام کر رہا ہے بعض منتروں سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ پرجنیہ صرف بادل یا بارش کا نام ہے (184.185 India: what can it teach us? pp.) بعد کے زمانہ میں یہ نام اندر کی طرف منسوب کیا گیا ۔

وایو

رگوید کا دوسرا منتر وایوں کے لئے ہی اسکو وت بھی کہتے ہیں۔ وایوں کی نسبت بہت سے گیت پائے نہیں جاتے۔ پرش شکت میں وایو کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ پرش کے دم سے نکلی ہے اور ایک دوسرے گیت میں اس کو توستری کا داماد بتلایا گیا ہے اور اکثر اندر کے ساتھ ملایا جاتا ہے اور ایسا بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اسکے ساتھ ایکسی رتھ میں

سوار ہی۔ اندر سارتھی ہی۔ ایک گیت میں جو اُن دونوں کے لئے تصنیف کیا گیا ہی لکھا ہی "سوم رس سے پیو کیونکہ تم دونوں کا حق ہی کہ اس سے پہلا گھونٹ پیو وہ تمام دنیا کا بادشاہ کہلاتا ہی۔ پہلوٹا۔ دیوتاؤں کا دم تمام دنیا کا بیج جس کی آوازیں تو ہم سنتے ہیں اگرچہ ہم کبھی اُسکو نہیں دیکھتے (رگوید۔۱۰ منڈل ۱۶۸ سوکت)"۔
اس کے بعد کی کتابوں میں ہنومان کو اس کا بیٹا کہا گیا ہی۔

ماروت یا طوفان کے دیوتے

ماروت جن کے لفظی معنے ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے کے ہیں ایسے طوفان کے دیوتاؤں سے مراد ہی کہ جو ہندوستان میں اکثر آیا کرتے ہیں جبکہ دن کے وقت گرد و غبار کے باعث اندھیرا چھا جاتا ہی۔ جبکہ درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور اُن کی شاخیں زور سے جھولنے لگتی ہیں اور تنے ٹوٹنے لگتے ہیں جبکہ زمین جھومتی ہوئی اور پہاڑ ہلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور دریا کا پانی ایسے زور سے بہتا ہے کہ دریا جھاگ سے بھر جاتا ہی تب شاعر ماروت کو سونہری خود پہنے ہوئے۔ مرگ چھالا کندھے پر ڈالے ہوئے سنہری برچھی کو گھماتے ہوئے اور اپنے تبردل کو چمکتے ہوئے اور آتشی بان چلاتے ہوئے اور بادل اور بجلی میں اپنے چابک کو مارتے ہوئے آتے دیکھتے ہیں۔ یہ دیوتے کبھی کبھی اندر کی طرح دیاؤس یا آسمان کے بیٹے بلکہ ایک اور خوفناک دیوتا کے بیٹے کی مانند جسکو ادو دریا جنگ کرنے والا کہتے ہیں ہندوستان کے ساتھی ہیں۔ ان میں یہ صفت پائی جاتی ہی کہ وہ صحت دینے والے اور بچانے والے ہیں اور ہندوستان میں ایسا خیال کرنا طبعی بات معلوم ہوتی ہی کیونکہ سڑی ہوئی چیزوں سے جو بخار پیدا ہوتا ہی اُس کو دور کرنے کے لئے اور انسان اور حیوان میں نیا زور پیدا کرنے

اور تندرستی کو بحال کرنے کے لئے کوئی چیز ایسی طاقتور نہیں ہو جیسا کہ طوفان جو ہفتوں کی گرمی اور خشک سالی کے بعد آتا ہو۔

(India: What can it teach us ? pp. 180, 181).

ان کی تعداد ایک جگہ ۱۸۰ لکھی ہو اور دوسری جگہ ۲۷ پائی جاتی ہو۔ ان کے والدین کے بھی مختلف نام بتلائے گئے ہیں وہ رودر کے بیٹے۔ اندر کے بیٹے اور بھائی سمندر کے بیٹے آسمان کے بیٹے اور زمین کے بیٹے ہیں۔

ان دیوتاؤں کی پرستش کے علاوہ جن کا ذکر ہم ابتک کر چکے ہیں اور بھی دیوتاؤں مثلاً روشنی۔ متر۔ سورج۔ ساوتری۔ وشنو۔ ابشن۔ اسش۔ آسولنس۔ توشتری ابھو۔ وشواکرمن۔ پرجاپتی۔ برہسپتی۔ واک۔ سوم جو کہ تلسی کی مانند دیوتا سمجھا جاتا تھا۔ رودر یم اور یمی وغیرہ کی پرستش پائی جاتی ہو مگر ہم طوالت کے خوف سے ان کا بیان نہیں کر سکتے۔

دیوتے جن کا ذکر ویدوں میں پایا نہیں جاتا

پروفیسر ولسن صاحب کہتے ہیں کہ ہندوؤں کے بہت سے بڑے بڑے دیوتاؤں کا جنکی وہ آجکل پرستش کرتے ہیں یا تو ویدوں میں ذکر تک بھی موجود نہیں اور اگر کہیں کسی کا ذکر کیا بھی جاتا ہو تو بہت ادنےٰ اور مختلف صورت میں۔ شیو۔ مہادیو۔ درگا۔ کالی رام اور کرشن کا نام تک بھی ویدوں میں نہیں آیا ہاں رودر کا نام آتا ہو جو بعد کے زمانے میں شیو کے ساتھ ملایا جاتا ہو مگر ویدوں میں اُس کو ہواؤں کا باپ ظاہر کیا گیا ہو جو اگنی یا اندر کی ایک صورت ہو" وہ دیوتے جنکی آجکل کے ہندو پرستش کرتے ہیں بعد کے زمانے کی ایجاد ہیں۔

ویدک دیوتاؤں کی خاصیّت

دو ہزار برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہی کہ یونان کے مشہور فیلسوف ارسطو نے کہا تھا کہ "لوگ اپنی اپنی صورت کے مطابق نہ صرف ظاہری صورت و شکل کے موافق بلکہ اپنی طرز زندگی کے مطابق دیوتے بنا لیتے ہیں" ہندوؤں کے دیوتے اُن کی تواریخ کے مختلف وقتوں میں اُن کی مانند بنائے گئے مثلاً ویدک زمانے میں اندر سوم رس کا پینے والا اجنگی دیوتا ظاہر کیا جاتا ہی اور آریوں کی اُن لڑائیوں میں جو اصلی باشندوں کے برخلاف لڑتے تھے مدد کرتا ہی لیکن پرانوں میں اندر کو عیاش اور شہوت پرست بادشاہ ظاہر کیا جاتا ہی جو اپنا بہت سا وقت راگ و ناچ میں بسر کرتا ہی اندر کی نسبت کہا جاتا ہی کہ اُس نے بڑے کٹھن سادھن سے اس اعلیٰ رتبے کو حاصل کیا اور وہ ہمیشہ ڈرتا رہتا ہی کہ مبادا کوئی اسی قسم کے سادھن سے اس حالت کو حاصل نہ کرے شاید وید کی شدیو نشا براہمن میں اندر کو اہلیہ کا زنا کار عاشق کہا گیا ہی۔

پروفیسر میکس مولر صاحب کہتے ہیں کہ "ویدوں کے بعض منتروں سے صاف ظاہر ہی کہ دیوتاؤں میں غصّہ اور انتقام وغیرہ کے جذبات پائے جاتے ہیں"

ہماری اپیل

ہم نے جو کچھ ویدوں کے دیوتاؤں کی نسبت بیان کیا ہی وہ ہمارا من گھڑت بیان نہیں بلکہ ویدوں کا اپنا بیان ہی جس کی تصدیق اُن لوگوں نے کی ہی۔ جنھوں نے اپنی عمر کا بہت سا حصّہ ویدوں کے مطالعہ اور تحقیق میں بسر کیا ہی۔ ہم کو بڑا افسوس ہوتا ہی کہ آریا صاحبان سوائے پنڈت دیانند کے وید بھاش کے قریباً باقی سارے سنسکرت دانوں کے وید بھاشوں کو ترک کرتے ہیں۔ افسوس ہی

کہ آریا سماج کے بہت سے شریک بذات خود یا تو سنسکرت سے محض بے بہرہ ہیں یا اتنی لیاقت نہیں رکھتے کہ پنڈت دیانند کے ویدبھاش کا دوسرے سنسکرت دانوں کے ترجموں سے مقابلہ کرکے ٹھیک فیصلہ کرسکیں۔ ہمیں شک نہیں کہ جب آریاسماج کے شرکا میں سے کئی صاحبان بذات خود سنسکرت کو سیکھ کر ویدوں کے مختلف ترجموں کے درمیان امتیاز کرنے کی لیاقت حاصل کرلیں گے تو انہیں بھی براہمو سماج کی طرح ویدوں کو ترک کرنا پڑیگا اور یہ بھی جان لیں گے کہ پنڈت دیانند کا ترجمہ من گھڑت ہی۔ بڑے افسوس کی بات ہو کہ ویدوں کی حقیقت سے آگاہ نہ ہونے کے باعث کئی صاحبان جو حق کے متلاشی ہیں یہ سنکر کہ ویدوں میں صرف ایک ہی خدا کی پرستش کا ذکر پایا جاتا ہو اُلجھ جاتے ہیں اور اکثر اوقات اپنی قیمتی روح کو کھو بیٹھتے ہیں۔ ہم اُن کے لئے اس رسالہ کو شایع کرکے اُنہیں اس دھوکے سے بچانا چاہتے ہیں کہ ویدوں میں صرف ایک ہی خدا کی نہیں بلکہ بہت سے دیوتاؤں کی پرستش پائی جاتی ہی جنکو کہ اُس زمانے کے لوگوں نے اپنی اپنی حالتوں اور حاجتوں کے مطابق گھڑ لیا تھا اور اُن میں ایک فقرہ بھی ایسا پایا نہیں جاتا کہ جس سے یہ ظاہر ہوسکے کہ گنہگار انسان کی نجات کیونکر ہوسکتی ہی؟

ہم چاہتے ہیں کہ وہ بائبل کی طرف اپنی توجہ کو مبذول کریں کہ جس میں اس امر کا صاف صاف بیان ہی کہ گنہگار انسان کی نجات کس طرح ہوسکتی ہی؟ جو وقت آدم نے گناہ کیا اُسی وقت نجات دہندہ کا وعدہ کیا گیا جو پیشین گوئیوں کے مطابق عین وقت پر پیدا ہوا۔ جس نے اس دنیا میں آکر کہا کہ "راہ حق اور زندگی مَیں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس آ نہیں سکتا"۔ جس کا نام یسوع یعنے نجات دینے والا رکھا گیا۔ جس نے اپنی موت سے گناہوں اور خطاؤں

میں مُردہ انسان کے لئے ہمیشہ کی زندگی حاصل کی۔ جس نے مُردوں میں سے اُٹھکر اور قبر کے بند کو توڑکر ثابت کیا کہ جہان کا نجات دہندہ وہی ہی +

ناظرین کیا آپ اپنے تئیں گنہگار جانتے ہیں؟ اگر آپ اس حالت سے چھٹکارا چاہتے ہیں؟ تو اُس کے پاس آؤ جس نے فرمایا کہ ''ابن آدم آیا ہی تاکہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈھے اور بچاوے'' وہ اس رسالے کے ذریعہ آپ کے پاس آیا ہی کہ آپ اُس سے نجات لے لیں +

مشن پریس الہ آباد میں چھپی

فہرست کتب سی۔ایل۔ایس لودیانہ

۱۔ تعلیم کا مقصد

۱۔ انجیل کی کہانیاں۔ مبتدی بچوں کیلئے پہلے سال کا نصاب ۴/

۲۔ انجیل کی کہانیاں مبتدی بچوں کیلئے دوسرے سال کا نصاب ۸/

۳۔ پرانے عہد نامہ کی کہانیاں طلباء کیلئے ۳/

۴۔ " " " مدرسین کیلئے ۴/

۵۔ بیبل کی کہانیاں بچوں کیلئے معہ تصویر۔ ۶/

۶۔ اُردو کی پہلی کتاب ۱/

۷۔ " دوسری کتاب ۱۰/

۸۔ جغرافیہ بائیبل ۶/

۹۔ تعلیم مسیح ۳/ ۹/ ۱۲/

۱۰۔ ہدایت تیمارداری عصر/

۱۱۔ جسمانی صحت ۳/

۱۲۔ پنجابی قاعدہ ۳/ پائی

۱۳۔ " کی پہلی کتاب ۲/

۱۴۔ " کی دوسری کتاب ۳/

۱۵۔ خانگی فرائض رومن اُردو ۸/ فارسی اُردو ۴/

۱۶۔ ویدوں کی شائستگی رومن اُردو ۸/

۱۷۔ ذات وچار " ۲/

۱۸۔ ویدک تصنیفات ۱/

۱۹۔ وشنو کے دس اوتار رومن اُردو ۲/

۲۰۔ رشیوں کا آبائی وطن ۲/

۲۱۔ سمپر وائے۔ اردو رومن۔ ۵/

۲۔ سلسلہ اصلاح

۲۲۔ شادی ۱/

۲۳۔ اصلاح اخلاق ۲/

۲۴۔ " تمدن ۳/

۲۵۔ " زراعت ۱/

۲۶۔ " صنعت ودستکاری ۲/

۲۷۔ " حفظان صحت ۲/ پائی

۲۸۔ ہندمیں قومیت ۱/

۲۹۔ بچوں کی پرورش ۳ پائی

۳- اہل اسلام

۳۰- اسلام میں مسیح	۱۰ر
۳۱- خدا اسلام	۲ر
۳۲- نیا بیع السلام	۳ر
۳۳- کفارہ	۰ر
۳۴- انجیل برنباس	۱۰ر
۳۵- انجیل یا قرآن	۵ر

۴- اہل ہنود

۳۶- ویدون کی ازلیت	-ر
۳۷- تیوہار ہنود-	۰ر
۳۸- تیرتھ	۰ر
۳۹- ویدون کی اصل-	۱۰ر
۴۰- دو سوال -	۲ر

۵- جوانون کیلئے دلچسپ کہانیان

۴۱- قصہ رامپال سنگھ	۸ر
۴۲- تلاش حق	۵ر
۴۳- عزت بیمثال	۵ر و۹ر
۴۴- دولت لازوال	۵ر و۹ر
۴۵- وکیل کا قصہ رومن	۶ر
۴۷- سورج پرکاش	۴ر۶ر۸ر
۴۸- چندرالیلا	۲ر
۴۸- قصہ جپان	۶ر و۲ر
۴۹- شریف بیبیان	۴ر و۲ر
۵۰- سیر ہند	۸ر و عصر
۵۱- جنرل کارفیلڈ	۳ر
۵۲- کشف الحقائق	۳ر
۵۳- دی لیبریڑی بخشد	۱ر